

حیاتِ امیرِ شریعت رحمۃ اللہ علیہ

تالیف جانباز مرزا

ناشر	خالد سعید جانباز
پبلشر	مکتبہ تبصرہ لاہور
طابع	چٹان پریس لاہور
کتابت	مقصود احمد
تعداد	ایک ہزار

محکمہ تعلیم مغربی پاکستان سے سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ

نمبر سی ڈی / ایجوکیشن / ۱۲ — ۲۸ / ۶۷

مورخہ ۷ر جنوری ۱۹۷۰ء

قیمت : ۱۰۰ روپے

الاٹ کرا دیں گے، اور ساتھ ہی یہ ارشاد بھی فرما گئے کہ فلاں تاریخ کو فلاں صاحب ملتان سے گزر رہے ہیں، ان سے مل لینا۔" میں نے پوچھا پھر شاہ جی! آپ نے ان سے ملاقات کی؟ کہا، "نہیں بابو میرے پاس کالی اچکن اور قراقلی ٹوپی نہیں تھی۔"

"شاہ جی! آپ کو ذیابیطس کی شکایت کب سے ہے؟" جواب دیا۔ "یہ مرض سکھر جیل میں میرے ساتھ آ لگا تھا۔ ابھی تک سنگت نبھا رہا ہے۔"

"ان دنوں جب کہ آپ اس قدر بیمار رہیں، اور پبلک لائف سے بھی ریٹائر ہو چکے ہیں کبھی دیرینہ رفقاء سے کوئی ملنے آیا؟" جواب میں مسکرائے اور کہا۔ "بیٹا! جب تک یہ کتیا (زبان) بھونکتی تھی، سارا برصغیر ہند و پاک ارادت مند تھا۔ اس نے بھونکنا چھوڑ دیا ہے تو کسی کو پتہ ہی نہیں رہا کہ میں کہاں ہوں۔ ہاں دیرینہ میں سے ایک آدھ کو چھوڑ باقی میرے ہاں آہی جاتے ہیں۔" پچھلے دنوں ایبٹ آباد سے ایک دوست ملنے آئے۔ انہوں نے ایبٹ آباد جانے پر اصرار کیا، میں نے انکار کر دیا۔ میں نے کہا۔ "شاہ جی! آپ ان کے ہاں چلے جاتے، ایبٹ آباد صحت افزا مقام ہے۔ ملتان کی گرمی میں آپ کیوں تڑپ رہے ہیں؟" جواب دیا۔ "بیٹا! اب عمر کی اس سطح پر آ گیا ہوں کہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کتنے لوگ میرے ہاں آتے ہیں، ساری عمر لوگوں کی مہمانی میں گذاری، اب میزبان بن کر بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔"

میں نے دیکھا کہ شاہ جی اب کھلنے لگے ہیں۔ چنانچہ کاغذ پنسل سنبھال لی تاکہ یادداشت کے لیے کچھ لکھ لوں۔ شاہ جی نے میری تیاری دیکھی تو انہوں نے بات روک لی۔ میں نے ایک اور سوال کر دیا۔ جواب میں کہا "اخبار والوں سے ڈر لگتا ہے۔ آپ لوگ اکثر واقعات مسخ کر دیتے ہیں۔